جاپان میں آفت زدہ علاقوں کیلئے ہنگامی پل تیار

ٹوکیو (نیٹ نیوز) سیلاب اور زلزلے آتے ہیں تو پل تباہ ہوجاتے ہیں لیکن جاپانی ماہرین نے اس کا حل بھی ڈھونڈ لیا اور سیلاب اور زلزلے سے متاثرہ علاقوں کیلئے ہنگامی پل تیار کرلیے ان پلوں کی خاص بات یہ ہے کہ ان کو ایک گھنٹے کے اندر کسی بھی جگہ پر پھیلا کر ٹریفک کی روانی بحال کی جا سکتی ہے۔ آفت زدہ علاقوں میں ان پلوں کو پھیلا کر امدادی سرگرمیاں بھی بھرپور انداز میں جاری رکھی جا سکتی ہیں۔ ماہرین نے اس پل کو "موبائل پل" کا نام دیا ہے۔

امریکہ میں 48 سالہ خاتون کو نیا دل لگا دیا گیا

لاہور (نیٹ نیوز) 48 سالہ امریکی خاتون کیلئے 14 فروری 2017 زندگی میں ایک نیا آغاز ثابت ہوالیکن یہ آغاز ویلنٹائن ڈے پر ملنے والے گفٹ کی خوشی میں نہیں بلکہ سینے میں ایک نئے دھڑکتے دل کا احساس تھا۔ نیو جرسی کی لیز اسیلبرگ 12 سال کی عمر سے دل کے عارضے میں مبتلا تھی حالیہ دنوں میں ڈاکٹروں نے انہیں زندگی بچانے کے لیے فوری آپریشن کا مشورہ دیا۔ میچنگ ڈونر کے لیے خاتون کو 71 دن انتظار کرنا پڑا جس کے بعد ڈاکٹروں نے ان کے بوجھل دل کو تبدیل کر دیا۔ طویل اور حساس آپریشن کے بعد



ہوش آنے پر خاتون نے خواہش ظاہر کی کہ انہیں ان کا پرانا دل ہاتھ میں دیا جائے۔ ڈاکٹروں نے جب انہیں ان کا پرانا دل تھمایا تو خاتون حیران رہ گئیں۔



لاہور(نیٹ نیوز)ماہرین ارضیات یونان کے دارالحکومت ایتھنز کے شمال میں ماضی کے ایک ایسے گاؤں کی تلاش میں لگے ہوئے تھے جسے Vlochs کے نام سے پکارا جاتا تھا۔اس گاؤں کے حوالے سے کیا ہوا یہ تو معلوم نہیں ہوسکا مگر اپنی اس مہماتی کھوج کے دوران انہیں انہی کھنڈرات کے درمیان ماضی بعید کا ایک ایسا شاندار شہر مل گیا جس کے بارے میں تاریخ کے ماہرین پہلے سے بہت کچھ جانتے تھے اور طویل عرصے سے اس شہر کی تلاش میں تھے مگر یہ ان کی گرفت میں نہیں آرہا تھا۔انہوں نے قدیم تاریخ میں اس کے تذکرے پڑھے تھے مگر اس کا وجود کہاں تھا یہ انہیں کہیں سے نہیں مل پارہا تھا پھر جب قدیم تاریخ کا یہ گمشدہ شہر ان کے سامنے جس شکل میں آیا وہ دیکھ کر انہیں یقین بھی نہیں آرہا تھا کہ یہ وہی شہر ہے جس کے بارے میں انہوں نے تاریخ کی کتابوں میں بہت کچھ پڑھا تھا اور اسے کھوج نکالنے کے آرزومند تھے۔ماہرین آثار قدیمہ کی یہ تحقیقاتی ٹیم یونان، سویڈن اور برطانیہ کے محققین پر مشتمل ہے۔واضح رہے کہ یہ ریسرچ پراجیکٹ اس گاؤں کے پاس ہی چل رہا تھا جو یونان کے دارالحکومت ایتھنز کے شمال میں لگ بھگ پانچ گھنٹے کی مسافت پر واقع ہے اور یہ گاؤں یہاں کے قدیم خطے Thessaly میں پایا جاتا ہے۔

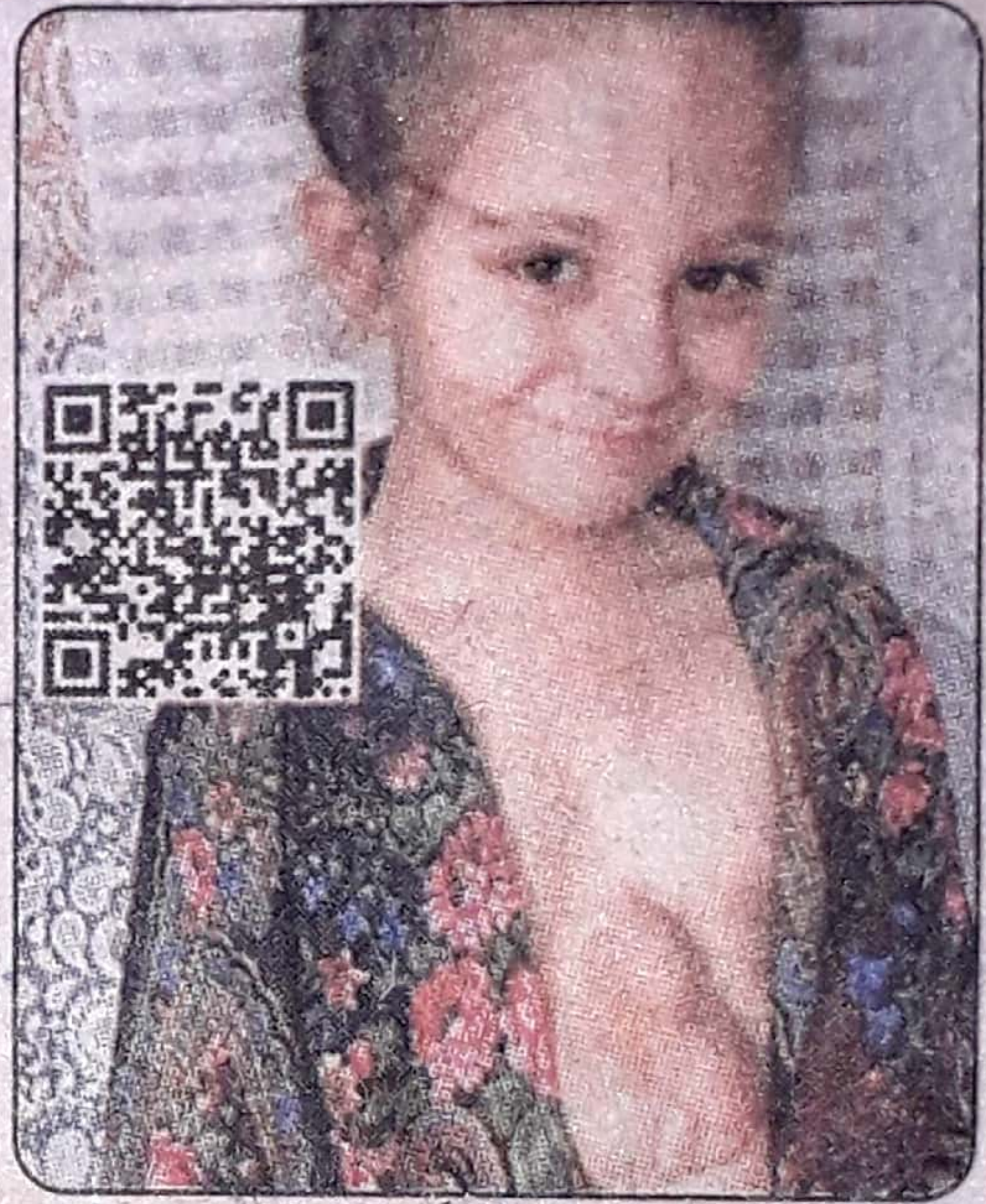
سرطان کے مریضوں کیلئے ہفتے میں تین بار چہل قدمی مفید قرار

لندن (اے پی پی) برطانوی ماہرین نے سرطان کے مریضوں کیلئے ہفتے میں تین بار چہل قدمی کو نہایت مفید قرار دیا ہے۔ برطانوی میڈیا کے مطابق کنگز کالج لندن کے ماہرین نے ایک حالیہ تحقیق کے نتائج جاری کرتے ہوئے کہا کہ کینسر کے اگلے مراحل کے مریضوں کیلئے ہفتے میں تین بار



آدھے گھنٹے کی چہل قدمی انتہائی مفید پائی گئی ہے۔ ماہرین نے بتایا ایسے مریضوں میں چہل قدمی کے نتیجے میں ان میں اپنی بیماری سے لڑنے کا حوصلہ بڑھا اوران میں مثبت اثرات میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ ماہرین کے مطابق کیموتھراپی لینے والے مریض بیشتر اوقات آرام کرنا پسند کرتے ہیں تاہم اگروہ اپنے معالج کی مرضی کے مطابق چہل قدمی کی عادت اپنائے توانہیں کافی فائدہ ہوسکتا ہے۔

سینے سے باہر دل والی بچی کا امریکہ میں آپریشن ہوگا



نیو یارک (نیٹ نیوز) دل کسی بھی جاندار کے جسم کا اہم ترین حصہ ہوتا ہے جس کے دھڑکنے سے ہی زندگی رواں رہتی ہے لیکن روس میں ایک ایسی بچی بھی ہے جس کا دل سینے سے باہر ہے۔ سینے سے باہر ہونے کے باوجود اس بچی کا دل نہ صرف دھڑکتا ہے بلکہ اس کی زندگی بھی بھرپور طریقے سے رواں ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق سات سالہ ویرسافیا بورن روس سے تعلق رکھتی ہے اور اس کا دل پیدائش کے وقت سے ہی سینے سے باہر ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ دنیا بھر میں ہر 10 لاکھ میں سے صرف 5 افراد ہی اس مسئلے سے دوچار ہوتے ہیں۔ ویرسافیا بورن نے برطانوی نشریاتی ادارے سے گفتگو کرتے ہوئے اپنے دل کی طرف اشارہ کیا اور کہا یہ رہا میرا دل، میں اس طرح جینے والی واحد انسان ہوں میں چل سکتی ہوں، اچھل سکتی ہوں یہاں تک کہ دوڑ بھی سکتی ہوں مگر میری خواہش ہے کہ میں خوب تیز چل سکوں اور اڑان بھروں۔ روس میں سینے سے باہر دل والی بچی ویرسافیا بورن کا علاج ممکن نہیں اس لیے اسے امریکہ لے جایا گیا ہے جہاں اس کا باقاعدہ آپریشن کیا جائیگا۔

مراکش کی بلند عمارتوں پر نوجوانوں کے خطرناک کرتب

معلم اخلاق صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارا کردار

محمد نواز قریشی

''حرص وہوس کی غلامی، خود غرضی، مطلب پرستی اور اللہ تعالیٰ سے بے زاری کا یہ دور جو آج کے انسانوں پر مسلط ہے، مشرق و مغرب اس کی چیرہ دستیوں اور فتنہ سامانیوں کا یکساں شکار ہیں، بڑا ہولناک دور ہے، شاید انسان انسان کے ہاتھوں بلکہ انسان خود اپنے ہاتھوں کبھی نہ اتنا رلایا گیا اور نہ ستایا ہوگا جتنا آج بد حال ہے۔ اگر ہماری آج کی ان 'پریشانیوں' درماندگیوں اور ان مصائب و آلام کا تجزیہ کیا جائے، اس بدحالی اور زبوں حالی کے حقیقی اسباب کا پتہ چلانے کی کوئی سعی و کوشش کی جائے اور ان خرابیوں کی جڑ کا کھوج لگانے کی کوئی جدو جہد اور کاوش کی جائے تو میرا خیال ہے کہ دنیا کے تمام ہوش مند اور اہل خرد یہ نتیجہ نکالنے پر متفق اور یک رائے ہوں گے کہ ہمارا اصل مرض اور اس کے عوارض کا اصل سبب وہ اخلاقی بحرانی ہے جس سے ہم سب دوچار ہیں، جس نے ہمارے نظام حیات کی چولیں ہلا دی ہیں اور جس نے ہمارے ذہن و جسم کی دنیا کو اگر تباہ نہیں کر ڈالا ہے تو تباہی کے دہانے پر ضرور لا کھڑا کیا ہے۔''

یہ الفاظ مرحوم حکیم سعید کے ہیں جو انہوں نے کچھ عرصہ قبل معاشرے میں اخلاقی بحران پر کہے، اب جوں جوں وقت گزرتا جا رہا ہے اس اخلاقی کج روی میں شدت آ رہی ہے، قوم کی اجتماعی حالت پر فلاکت و ادبار مسلط ہے، عوام و خواص عملاً اس بیگانگی کا یکساں شکار ہیں۔

شفقت و الفت، ہمدردی و بھلائی اور مہر و محبت کے سچے پیام رساں کی نسبت والی امت ان اوصاف سے دوری اختیار کرتی جا رہی ہے، حالانکہ مجسم اخلاق، رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان تو انسان بے زبان جانوروں کے ساتھ بھی حسن سلوک کی تعلیم دی ہے، مکہ میں آپ نے 53 سال کی زندگی گزاری، نبوت ملنے کے بعد 13 سال تک آپ کی زندگی مصائب و حوادث سے معمور رہی، بتوں کے اس معاشرے میں بچہ بچہ آپ کا حریف تھا، چھوٹے سے لے کر بڑے تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے دور بھاگتے تھے، آپ کو ہر طرح سے ستانے کی کوشش کی گئی، بہت سے بدبخت اور شقی القلب ایسے بھی تھے جنہوں نے بیشتر دفعہ آپ کو قتل کرنے کی ناکام کوششیں بھی کیں۔ اس سب کے باوجود وہ کون سا تریاق تھا جو ان دل سوز مصائب کے زہر کو فرو کرتا چلا گیا، جس نے دشمنوں کو دوست، جان کے درپے رہنے والوں کو جان نثار اور نفرت کرنے والوں کو عشق و الفت کرنے والا بنا دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلقہ ارادت وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ اب یہاں دیکھنا اور سوچنا یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصائب کی ان آندھیوں میں کیا کردار ادا کیا کہ جس سے اسلام پھیلتا چلا گیا، تکالیف کے طوفان چھٹنے لگے اور آخر کار مدینہ کی سرزمین پر مسرت و انبساط اور خیر و خوشی نے آپ کا استقبال کیا، مدینہ میں جہاں حکومت کی عنان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد تھی وہاں کون سے محاسن تھے جن کی بدولت یہودیت زدہ معاشرہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی قسمیں کھانے لگا اور ہر ہر فرد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق پر نغمہ زن ہوا؟ یہ وہی چیز تھی جس کے متعلق خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''بے شک آپ اخلاق کے بلند ترین درجے پر فائز ہیں۔'' آپ ہی تو اطاعت شعاروں کو خوش خبری دینے والے اور گناہ گاروں کو ڈرانے والے تھے، نہ سخت خو تھے نہ درشت خو، معافی مانگنے والوں کو معاف کر دیتے، خطا کاروں کو بخش دیتے تھے، وہ بھی آپ ہی تو تھے مکہ میں اپنے چہرہ انور پر کوڑا کرکٹ پھینکنے والی کو ایک دن نہ پا کر اس کا حال دریافت کرتے ہیں، جب معلوم ہوا وہ عورت ایک روز سے بیمار ہے، آپ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے ہیں، یہ حالت دیکھ کر وہ حیران ہوگئی کہ میری نجاست سے آلودہ ہونے والا آج میری عیادت کے لئے آیا ہے، عورت یہ بلند اخلاق دیکھ کر غلاموں میں شامل ہوگئی۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی صفات تو تھیں کہ کوئی حقیر سے حقیر شخص آپ کو دعوت دیتا قبول فرما لیتے، غلام و آقا، امیر و غریب، کالے و گورے اور حبشی اور ترک میں فرق نہ کرتے، خادموں کو ان کے کاموں میں مدد دیتے، ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا لیتے، خود مشکل میں ہوتے ہوئے بھی دوسرے کے دکھ کا مداوا کرتے، آپ نے قطع رحمی کے بدلے صلہ رحمی، ظلم کے بدلے عفو و درگزر، برائی کے بدلے اچھائی کی تعلیم دی، جو آپ کے در پر آتا بامراد لوٹتا، جو سوال کرتا پورا کیا جاتا، جو مانگتا دیا جاتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے منہ مبارک سے یہ سندر بول نکلے تھے کہ نسل، رنگ یا وطنی تقسیم کی بنا پر کسی سے جنگ کرنا یا کسی کو حقیر اور ذلیل سمجھنا حماقت ہے، آپ نے ہی یہ منادی کی تھی کہ ''مخلوق تو ساری اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے وہ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کی نظر میں محبوب ترین وہی ہے جو اپنے کنبے کے ساتھ بہترین سلوک سے پیش آئے۔''

اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے اس شفاف آئینے کو سامنے رکھ کر ہم اپنا سراپا دیکھیں تو آج ہماری تنزلی اور انحطاط کے اسباب بالکل ظاہر ہو جائیں گے، آج امت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مطہرہ سے پہلو تہی کرکے بری طرح افتراق کا شکار ہو چکی ہے، امت کے افراد میں سے کچھ بدبخت تو ایسے ہیں کہ انہوں نے آفتاب ہدایت کی طرف سے آنکھیں بند کرکے اپنے کو اندھیرے میں ڈال رکھا ہے اور وہ خوبی و کمال کا معیار یورپ کے طور و طریق کو سمجھ رہے ہیں، ان کے نقش قدم پر چلنے کو اپنی معراج سمجھتے ہیں اور ان کی رسوم و رواج کو اپنانے کو ترقی کا ذریعہ باور کر رکھا ہے، پھر ہم کلمہ گویان اسلام میں کچھ تو ایسے ہیں جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل و مکمل نمونہ سے صرف نظر کرکے صرف زبانی دعویٰ عشق کو کافی سمجھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کا مقصد کیا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کیا تھیں؟ کس چیز کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذریعہ نجات بتایا؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اولین ماننے والوں نے بھی آپ کے ساتھ زبانی عشق کیا یا عملاً کچھ کرکے دکھایا؟ کاش اس طرف بھی توجہ دی جاتی، آج کے عاشقوں نے کبھی ان پہلوؤں پر بھی غور کیا تو امت اس قدر زبوں حال نہ ہوتی۔

افسوس کہ یہ مرض کم ہونے کی بجائے متعدی بن کر پھیلتا گیا آج وہ طبقہ بھی اس سقم سے متاثر نظر آ رہا ہے، جس کے اسلاف نے عشق نبوی میں عملاً گھائل ہو کر اپنا تن من آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نقوش پر نثار کر دیا۔

لیکن آج ان کے پیروکاروں میں عوام تو کجا خواص بھی خندہ پیشانی، ہمدردی، رواداری، ایثار اور محبت سے دوری اختیار کرتے جا رہے ہیں، ان صفات کی جگہ ترش روئی، تعصب اور نفس پرستی مزاجوں کا حصہ بنتی جا رہی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل و خصائل صرف پڑھ لینا کافی نہیں بلکہ مقصود ان کو اپنانا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم عالی اخلاق محض درس دینا اتنا ضروری نہیں ہے جتنا ان کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا ضروری ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو بیان کرنا اتنا اہم نہیں جتنا اپنی سیرت کو اس کے مطابق ڈھالنا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو چھوڑنے کا خمیازہ ہم بھگت رہے ہیں، اگر آج غار حرا کے بیٹھنے والے کے آثار مبارک کو اپنا سرچشمہ بناتے تو ہمارے باطن کسی قسم کی گندگی باقی نہ رہتی...... اگر آج ہم فاتح بدر کی عظمت دل سے کرنے والے ہوتے تو مخالفین کے مقابلے میں ہمیں شکستیں نصیب نہ ہوتیں...... اگر آج ہم رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے پیام پر سچے دل سے ایمان رکھتے تو کو اپنی جیسی مخلوقات کے ساتھ ہمیں بیگانگی و مخالفت نہ ہوتی...... اگر آج ہم کو اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لاج ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے اس قدر گریز نہ ہوتا...... اگر آج ہم کو اسم گرامی صلی اللہ علیہ وسلم سے عملاً کوئی واسطہ ہوتا تو اپنی موجودہ پستی کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔

آج جب سارے ملک میں میلاد مبارک کی محفلیں آراستہ ہو رہی ہیں، کیا یہ بہتر نہ ہوگا ان کے ساتھ ساتھ ہم اپنے خلوت خانہ قلب میں بھی کچھ دیر کے لئے ذکر پیمبر اور یادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل گرم کریں......!!

آفتاب نبوت کی ضیاء پاشیاں

دستک/سلطان محمود ضیاء

ربیع الاول کا چاند امت محمدیہ کیلئے مسرتوں، خوشیوں، جذبوں اور امنگوں کا پیغام لیکر طلوع ہوتا ہے۔

اسی ماہ مقدس میں انسانیت کو شرف حاصل ہوا، اندھیروں کو روشنی ملی، مرجھائے ہوئے چہروں پر بہار آئی اور ظلم وجبر کے گڑھوں میں گرے ہوئے تباہ حال انسانوں کو عدل و انصاف اور شرافت وتہذیب کے فلک بوس محل نصیب ہوئے۔

چودہ سو سال گذر جانے کے باوجود ماہ ربیع الاول آج بھی وہی تروتازگی رکھتا ہے جو آفتاب نبوت کے طلوع کے وقت تھی۔ اس میں وہی شرینی اور لذت محسوس ہوتی ہے جو آمنہ اور حلیمہ نے اس وقت محسوس کی تھی۔ آج کی تاریخ وہ تاریخ ہے جس کے انتظار میں دھرتی نے لاکھوں برس صرف کر دیئے۔ سیارگان فلک اسی دن کے شوق میں ازل سے چشم براہ تھے۔ چرخ کہن مدتوں سے اسی صبح جاں نواز کیلئے لیل و نہار کی کروٹیں بدل رہا تھا۔ کارکنان قضا وقدر کی بزم آرائیاں، عناصر کی جدت طرازیاں، ماہ وخورشید کی فروغ انگیزیاں، ابروباد کی انکھیلیاں اور ارض وسما کی گردشیں اسی مبارک گھڑی کیلئے روپ بدل رہی تھیں۔

آج کی رات میں نہ صرف ایوان کسریٰ کے چودہ کنگرے گر پڑے، آتش کدہ فارس بجھ گیا، دریائے ساوہ خشک ہو گیا بلکہ شان عجم، شوکت روم، اوج چین کے قصرہائے فلک بوس بھی زمین بوس ہو گئے، آتش کدہ کفر، آتش کدہ گمراہی اور آتش کدہ ضلالت کے بلند وبالا شعلے بھی سرد پڑ گئے۔

یہی وہ مبارک لمحات تھے جن کی آمد سے صنم خانوں میں خاک اڑنے لگی، بت کدے خاک میں مل گئے، شیرازہ مجوسیت بکھر گیا اور نصرانیت کے اوراق خزاں دیدہ ایک ایک کر کے جھڑ گئے۔

ہر طرف توحید کا غلغلہ اٹھا، چمنستان سعادت میں بہار آ گئی، آفتاب ہدایت کی شعاعیں ہر سو پھیل گئیں اور فاران کی چوٹیوں سے نکلنے والے بدر منیر، مہر منیر اور سراج منیر نے [illegible] جگمگاتی کرنوں سے سارے عالم کو لپیٹ میں لے لیا۔

آپ کی آمد سے قبل ہر طرف اندھیرے چھائے ہوئے تھے عالمگیر گمراہیوں اور ہولناک تاریکیوں کی اس شب تیرہ وتار میں کہیں تہذیب وتمدن کی روشنی نظر نہ آتی تھی۔ شرافت کا نام ونشان مٹ چکا تھا۔ فطرت کا حسن حقیقی اور روحانیت کا جمال صداقت کفر وباطل کی تاریکیوں میں چھپ گیا تھا۔ کفر ومعصیت اور ظلم وستم کے خونخوار بھیڑیوں نے ساری دنیا کو لہولہان کر دیا تھا۔

عرب کی سرزمین بت پرستی کا مرکز بنی ہوئی تھی، تہذیب وتمدن کی کوئی شعاع نہ تھی جو تاریک دلوں کو پیغام ہدایت دے سکے۔ کوئی رہبر نہ تھا جو بھٹکے ہوئے مسافروں کو منزل کا پتہ دے سکے۔ ایسے پرآشوب دور کے طوفان بلاخیز میں محسن انسانیت، رہبر انسانیت اور حضرت محمد عربی ﷺ ہی کا فقید المثال اور عدیم النظیر کارنامہ تھا جنہوں نے عقائد، عبادات، معاملات، آداب، معاشرت، تہذیب، اخلاق اور اصلاح نفس کے مکمل ترین قوانین دیکر انسانیت کو شرافت وکمال تک پہنچا دیا۔

آپ ﷺ پیغمبر انقلاب ہیں آپ کی آمد سے دنیا میں عظیم الشان انقلاب برپا ہوا۔ آپ کے حالات وکارناموں کو جمع کرنا ناممکن ہے۔ دنیا کے سارے درخت قلم بن جائیں اور سمندروں کا سارا پانی سیاہی بنا لیا جائے قلم اور سیاہی تو ختم ہو جائیں گے مگر آپ کے کمالات وصفات کا احاطہ کوئی مورخ، مصنف اور سیرت نگار نہیں کر سکے گا۔

اس لئے سردست ہم صرف تین چیزوں کا تذکرہ کریں گے۔ پہلی بات یہ کہ نبی کریم ﷺ کی آمد کے وقت دنیا آج کی طرح دو بڑی طاقتوں کے رحم وکرم پر زندگی کے تلخ ایام گذار رہی تھی۔ ایک طرف روم تھا اور دوسری طرف فارس۔ انہی دو طاقتوں کی حکمرانی تھی اور تمام چھوٹے ملک ان کے استحصالی نظام کی چکیوں میں پس رہے تھے، جس ملک، قوم یا قبیلے پر یہ طاقتیں اپنا ظالمانہ، جابرانہ اور غاصبانہ نظام مسلط کرنا چاہتیں بلا روک ٹوک کر سکتی تھیں اور ان کے اس استحصالی نظام کے بوجھ تلے مظلوم قومیں دبی ہوئی تھیں۔

دوسرا مسئلہ حقوق انسانی کی پامالی کا تھا، ''جس کی لاٹھی اس کی بھینس'' کا جنگلی قانون تھا کوئی تجارتی قافلہ رہزنوں سے بچ کر نہیں گذر سکتا تھا۔ کسی کی عزت محفوظ نہ تھی، کوئی جان سلامتی اور امن کے ساتھ زندگی بسر نہیں کر سکتی تھی۔

تیسرا بڑا مسئلہ جاہلانہ تہذیب وکلچر کا تھا۔ شرافت کے سارے اصول فنا ہو چکے تھے تہذیب نام کی کوئی چیز موجود نہ تھی۔ یتیم بچوں، غلاموں اور بیواؤں کیلئے کہیں جائے پناہ نہ تھی، شرم وحیاء کے سارے تانے بانے بکھر گئے تھے یہاں تک کہ اللہ کے گھر کا طواف بھی برہنہ کرنے کو شرافت سمجھ لیا گیا تھا۔

ایسے گھٹاٹوپ اندھیروں میں عرب کا چاند طلوع ہوا جس نے اپنی نورانی کرنوں سے استعماری نظام کا خاتمہ کیا، انسانی حقوق کے زریں اصول دیئے اور تہذیب وشرافت کا پائیدار نظام وضع کیا جو قیامت تک انسان کیلئے ابدی قانون کی حیثیت رکھتا ہے۔

انسانیت کے محسن اعظم نے سب سے پہلے انسانوں کو جان کے تحفظ کا حق، مال کے تحفظ کا حق، عزت نفس کے تحفظ کا حق، خاندان کے تحفظ کا حق اور اجتماعی طور پر پورے انسانی معاشرے کے تحفظ کے حقوق کا نہ صرف اعلان کیا بلکہ عملی طور پر تباہ شدہ معاشرے کو انسانی حقوق کا پابند بنا دیا جس کی مثال آج تک دنیا پیش نہیں کر سکی۔

دنیا کے استحصالی نظام کا ایسا خاتمہ کیا کہ مشرق سے مغرب تک ہر انسان صرف اللہ کا غلام نظر آتا تھا۔ آج دنیا کے حالات پر نظر ڈالی جائے تو بعینہ وہی منظر دکھائی دیتا ہے جو زمانہ جاہلیت میں تھا آج انسانی حقوق کا مسئلہ ایک بین الاقوامی مسئلہ بن چکا ہے۔ مشرق ومغرب ہر طرف انسانی حقوق کیلئے چیخ وپکار ہو رہی ہے لیکن جتنی آج کے دور میں انسانی حقوق کی پامالی ہو رہی ہے شاید اس سے قبل کبھی ایسا نہ ہوا تھا۔ تہذیب وشرافت کا آج ساری دنیا میں جنازہ نکال دیا گیا ہے اور دنیا دن بدن تہذیبی اصولوں سے انحراف کی طرف تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ شرم وحیاء کا نام ونشان مٹا دیا گیا ہے اور مخلوط کلچر کی ساری دنیا میں حوصلہ افزائی ہو رہی ہے ان ساری خرابیوں کی بنیاد روم وفارس کے استحصالی نظاموں کی طرح آج کی سامراجی اور استحصالی طاقتیں ہیں جن کے ظالمانہ نظاموں نے انسانوں کو آج پھر کچلنا شروع کر دیا ہے۔ ان حالات میں آج عالم اسلام پر سب سے بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے محسن ﷺ کی تعلیمات کو سامنے رکھ کر میدان عمل میں آئیں اور اپنا کردار ادا کریں۔ مسلمانوں کے پاس آج بھی وہی ہدایت اور کتاب موجود ہے جس کو لے کر پیغمبر انقلاب اور محسن انسانیت نے عالم انسانیت کو راہ راست پر لگایا تھا۔ آج انسانی حقوق کا مسئلہ اور تہذیب وشرافت کا حال سب سے زیادہ تباہ کن ہے اور عالمی طاقتیں تیزی کے ساتھ دنیا کو اپنے شکنجے میں جکڑنے کیلئے بڑھ رہی ہیں۔ ماہ ربیع الاول کی ان مبارک گھڑیوں میں مسلمانوں کو دین کی طرف پلٹنے کیلئے سوچنا ہوگا۔

حضور اکرم ﷺ کی ولادت کے ایام منالینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ آپ کی زندگی کو اپنا کر آج کی تباہ حال انسانیت کی دستگیری کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر مسلمان تعلیمات نبوی کو لیکر اٹھیں تو کوئی بعید نہیں کہ آج بھی ساری دنیا پر اسلام کا عادلانہ نظام رائج ہو جائے اس لئے مسلمان دنیا پر یہ ثابت کر دیں کہ آفتاب نبوت کی ضیاء پاشیاں اور آپ کا لایا ہوا نظام آج بھی پریشان حال دنیا کیلئے امن وسلامتی، اخوت وبھائی چارے، مساوات ورواداری، سکون واطمینان اور عدل وشرافت کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

ہزاروں قبائلیوں کا کٹ مرنے کا عہد، ملک میں امریکہ کیخلاف نفرت میں شدید اضافہ، شہداء میں 30 حافظ قرآن بچے تھے

سانحہ باجوڑ، امریکہ کیخلاف شدید احتجاج، الجہاد الجہاد کے نعروں کی گونج

...درسہ میں نماز تہجد اور شوال کے روزے کی تیاری جاری تھی، ہر طرف لاشوں کے ساتھ شہید قرآنی نسخے پڑے تھے، عینی شاہدین صرف 45 بچوں اور بڑوں کی لاشیں قدرے قابل شناخت تھیں، 23 شہداء کی اجتماعی تدفین

...بائلی علاقوں میں سخت اشتعال، ہزاروں افراد نے امریکہ کے خلاف فدائی حملوں کیلئے نام پیش کردیئے، ملک بھر میں مظاہرے، احتجاجی تحریک کو منظم اور طویل کرنے کی تیاری، ملکی قائدین کے صلاح ومشورے جاری

پشاور (نیوز رپورٹ) باجوڑ مدرسہ پر بمباری 30 ...فظوں سمیت 83 جاں بحق مدرسہ مسجد اور قرآن مجید کے ...نخے بمباری سے شہید، جاں بحق ہونے والوں میں زیادہ تر ...بچے شامل، تفصیلات کے مطابق 30 اکتوبر وسوموار کو باجوڑ ...نسی کے صدر مقام خار کے خروچنگی علاقے میں امریکی فضائی کارروائی کے دوران نشانہ بنا کر تباہ کر دیا گیا اس حملے میں اس مدرسے میں حفظ القرآن کرنے والے 30 بچوں سمیت 83 افراد جاں بحق ہوئے شہید ہونے والوں میں تحریک نفاذ شریعت محمدی باجوڑ ایجنسی کے نائب امیر مولانا محمد لیاقت اور

بقیہ نمبر 20 صفحہ 3 پر ملاحظہ فرمائیں

باجوڑ، پشاور، لاہور (مانیٹرنگ ڈیسک) باجوڑ ایجنسی کے علاقے خار میں سانحہ کے دوسرے روز فوجی بمباری سے اسی افراد کی ہلاکت پر احتجاج کرتے ہوئے ہزاروں قبائلیوں نے مظاہرہ کیا اور سینکڑوں رضا کاروں نے افغانستان کے اندر اتحادی فوج پر فدائی حملے کرنے کے لئے اپنے نام پیش کئے باجوڑ کے علاوہ بھی ملک بھر میں مدرسے پر بمباری کے خلاف احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ باجوڑ میں مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء اسلام کے سینیٹر عبدالرشید اور رکن قومی اسمبلی مولانا محمد صادق نے اپنی نشستوں سے مستعفی ہونے کا اعلان بھی کیا۔ مدرسے پر بمباری سے اسی افراد کی شہادتوں کے خلاف جماعت اسلامی نے بھی منگل کو یوم مذمت منانے کا اعلان کیا تھا جبکہ جمعیت علماء اسلام، جماعۃ الدعوۃ اور حقوق انسانی کے لئے کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیمیں بھی پرامن احتجاج میں پیش پیش رہیں۔ سرحد اسمبلی نے بھی متفقہ قرارداد

بقیہ نمبر 21 صفحہ 3 پر ملاحظہ فرمائیں



باجوڑ میں امریکی دہشت گردی کے نتیجہ میں جام شہادت نوش کرنیوالے طلباء کی لاشیں تدفین سے قبل جمع کر کے رکھی ہوئی ہیں

...ہوگئی بھارت پر داخلی سکیورٹی کیلئے مزید اربوں کا نیا بوجھ

...کا بھائی فیصلہ

...ں ہلاکتوں کے بعد بڑھتی ہوئے خوف اور تشویش کو روکنے اور قابو پانے کیلئے کیا گیا

...ین کو پولیس سرگرمی سے تلاش کر رہی ہے وہیں دوسری جانب ...آئندہ اس طرح کے حادثات روکنے کے لئے بھی ریلوے ...پولیس مسلسل غور وخوض کر رہی ہے اس پروگرام کے تحت محلہ ...کمیٹیوں کی طرز پر ریلوے میں بھی ایک لاکھ بغیر وردی کی پولیس تیار کرنے کا فیصلہ کیا گیا اس سکیم کے تحت ایک لاکھ مسافروں کو ریلوے پولیس سے منسلک اور بھرتی کیا جائے گا اس سکیم کا نام ریلوے پرواسی متر رکھا گیا ہے اس سکیم کے تحت

بقیہ نمبر 22 صفحہ 3 پر ملاحظہ فرمائیں



ایڈیٹر: عبداللہ منتظر .... اسسٹنٹ ایڈیٹر: علی عمران شاہین

پتہ برائے خط و کتابت: ہفت روزہ غزوہ معرفت مسجد القادسیہ 4- لیک روڈ چوبرجی لاہور

E-mail# weeklyghazwah@yahoo.com

فون 042-7314531
فیکس 042-7231106
ایڈیٹر 042-7117551
0334-4051132
فون سرکولیشن آفس 042-7240945
منیجر 0300-4726714

کربناک سانحہ باجوڑ...... ہمارے حکمران اور پاک فوج

پیر کے روز باجوڑ میں بمباری سے ایک دینی مدرسے کے طلباء اور اساتذہ سمیت 80 افراد شہید ہو گئے۔ شہدا میں بچے بھی شامل ہیں۔ آزاد ذرائع اور عینی شاہدین اسی امریکی فوج کی کارروائی قرار دے رہے ہیں۔ ایک امریکی ٹی وی نے بھی دعویٰ کیا ہے کہ یہ کارروائی امریکی فوج کی ہے۔ البتہ پاکستانی فوج کے ترجمان میجر جنرل شوکت سلطان نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ کارروائی پاکستانی افواج نے کی ہے۔ صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ جو یہ کہے کہ مرنے والے معصوم لوگ تھے وہ جھوٹ بولتا ہے۔ اس جگہ ''شرپسندوں'' کا تربیتی کیمپ تھا۔ ان لوگوں کو اپنی سرگرمیاں روکنے کا کہا گیا تھا لیکن وہ باز نہیں آئے۔

باجوڑ میں ایک سال کے اندر یہ دوسرا حملہ ہے۔ گزشتہ حملہ بھی عید سے چند روز بعد کیا گیا تھا۔ جنوری میں عیدالاضحیٰ کے چند دن بعد ہونے والے اس حملے میں تین مکانات کو نشانہ بنایا گیا تھا' عورتوں اور بچوں سمیت اٹھارہ افراد شہید ہوئے تھے۔ یہ حملہ امریکی فوج نے براہ راست کیا تھا۔ حکومت پاکستان کو شدید عوامی دباؤ کے نتیجے میں امریکہ سے باقاعدہ احتجاج کرنا پڑا تھا۔ تاہم امریکہ نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی اور عیدالفطر کے پانچویں دن مدرسہ ضیاء العلوم تعلیم القرآن نامی مدرسہ پر حملہ کر دیا گیا۔ وہاں موجود تراسی میں سے اسی افراد شہید ہو گئے جن میں مدرسے کے مہتمم مولانا لیاقت اور ان کے تین بیٹے بھی شامل تھے۔ عینی شاہدین کے مطابق مرنے والوں میں سے بعض کے جسموں کے ٹکڑے اس انداز سے بکھرے کہ ان کی پہچان مشکل ہو گئی۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ حملے کے پندرہ بیس منٹ بعد پاک فوج کے گن شپ ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوئے اور ادھر ادھر چکر لگائے اور اردگرد کے پہاڑوں پر چند میزائل داغے۔ واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ حملہ امریکہ نے کیا اور ہماری حکومت اپنی بے بسی چھپانے کے لئے یہ اعلان کرتی پھرتی ہے کہ یہ حملہ پاکستانی فوج نے کیا۔ حکومت نے اندازہ نہیں کیا کہ اس کے اس دعوے سے افواج پاکستان کے امیج کو اور ملکی وقار کو کس قدر نقصان پہنچا۔ لوگ یہ سوال کر رہے ہیں کہ پاک افغان سرحد پر اسی ہزار مسلح افواج تعینات ہیں۔ اگر باجوڑ کے علاقے خار کے گاؤں چینہ گئی کے اس مدرسہ میں واقعی کوئی غیر قانونی سرگرمی ہو رہی تھی تو اسی ہزار فوج صرف اسی افراد کو گرفتار کیوں نہ کر سکی۔ ان لوگوں پر عدالت میں مقدمہ کیوں نہ چلایا گیا۔ لوگ یہ بھی سوال کر رہے ہیں کہ باجوڑ میں تو القاعدہ

توہین کا احساس ہر پاکستانی محسوس کرتا ہے۔ امریکی کی اس کھلی دہشت گردی کے بعد کوئی پاکستانی خود کو محفوظ نہیں سمجھ سکتا۔ امریکی کی سفاکیاں اور چیرہ دستیاں ہمارے گھر پہنچ چکی ہیں۔ ہمارے حکمران مکمل طور پر امریکہ کے آگے بے بس نظر آتے ہیں۔ قوم ایک گھٹن کا شکار ہے۔ حکمران یہ سمجھتے رہے کہ غیر ملکی مجاہدین کو امریکہ کی بھینٹ چڑھا کر وہ پاکستان کو محفوظ کر لیں گے۔ یہ ان کی خام خیالی ثابت ہوئی۔ پاکستان کا دفاع اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ وابستہ ہے۔ سب سے پہلے پاکستان کے غیر اسلامی اور غیر اخلاقی نعرے لگانے والے آج کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے۔ آج ان کے پاکستان پر امریکہ جب چاہتا ہے بمباری کر دیتا ہے۔ مساجد و مدارس تباہ کر دیتا ہے اور یہ اس کو کچھ بھی کہنے سے ڈرتے ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ امریکہ کو یہ جرات ہمارے حکمرانوں نے دی ہے کہ وہ ہماری سرحدوں کی جب چاہتا ہے خلاف ورزی کرتا ہے۔ ایک فون کال پر ڈھیر ہونے والوں کے بارے میں امریکہ نے یہ یقین کر لیا ہے کہ وہ ان سے کوئی بھی مطالبہ تسلیم کروا سکتا ہے۔ امریکہ کو افغانستان میں مجاہدین سے جوتے پڑ رہے ہیں اور وہ نیٹو کی چھتری تلے پناہ لینے پر مجبور ہو گیا ہے۔ نیٹو والے بھی دم دبا کر بھاگ رہے ہیں۔ طالبان سے امن کی بھیک مانگ رہے ہیں۔ امریکہ کا کٹھ پتلی کرزئی بھی طالبان کی منت سماجت کر رہا ہے۔ عراق میں بھی امریکی کی درگت بنائی جا رہی ہے۔ مجاہدین کی کامیابیوں کو دیکھتے ہوئے شمالی کوریا نے بھی ایٹمی دھماکہ کر دیئے۔ دنیا امریکی کلچ سے نکل رہی ہے۔ امریکی افواج تباہی کے دہانے پر پہنچ چکی ہیں۔ اس کی معیشت تباہ ہو رہی ہے۔ جہاد امریکہ کو دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے۔ دنیا امریکہ سحر سے نکل رہی ہے لیکن افسوس اور حیرت ہے کہ ہمارے حکمران اب بھی امریکی کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کرنے سے گھبراتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ملک میں افراتفری ہے۔ کسی مسئلے پر قومی اتفاق رائے موجود نہیں۔ موجودہ حکومت نے قوم کو متحد کرنے کی کوئی سنجیدہ یا غیر سنجیدہ کوشش نہیں کی بلکہ اس کے برعکس قوم کو مختلف مواقع پر جان بوجھ کر تقسیم کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ حکمران اپنے فیصلوں میں قوم کی تائید نہیں پاتے جس کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ جراتمندانہ فیصلوں سے محروم ہیں۔

یہاں ہم ایک بار پھر حکمرانوں کو یاد کرانے کی کوشش کریں گے کہ آپ جو

منکرین خدا سے ملاقات

آخری حصہ

گزشتہ کالم میں منکرین خدا کے بارے میں کچھ عرض کر رہا تھا یہ ایسے لوگ ہیں جو کہتے ہیں خدا کا کوئی وجود نہیں، ان میں ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو خدا کے وجود کا انکار تو نہیں کرتا لیکن اس کے بقول خدا کے وجود کی دلیل بھی کوئی نہیں۔ یعنی ہو سکتا ہے خدا ہو لیکن اس کی دلیل کوئی نہیں ان لوگوں کو Agnostics کہا جاتا ہے اور اس عقیدے کو Agnosticism کہا جاتا ہے۔ انسائیکلو پیڈیا کی پیڈیا کے مطابق Agnosticism کی اصطلاح ایک یہودی ربی شیر دین وائین نے متعارف کروائی۔ اس عقیدے کے مطابق یہ سوال کرنا کہ کیا خدا کا وجود ہے ایک بیوقوفانہ سوال ہے۔ یہ ایسے ہی ہے کہ کوئی پوچھے کہ اتوار کے دن کا رنگ کیا ہے یہ بھی دراصل خدا کے وجود کے انکار کا ہی ایک نظریہ ہے اور یورپ کے ساتھ ساتھ بدھ مت کے بعض فرقے بھی اس نظریے کے حامل ہیں خاص طور پر تھیروادا کا فرقہ یہ سمجھتا ہے کہ مہاتما بدھ نے خداؤں کے وجود کے سوال کو نظر انداز کیا۔

دنیا میں منکرین خدا کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے پوپ بینی ڈکٹ نے گزشتہ دنوں جرمنی کے دورے کے دوران اسلام اور جہاد کے خلاف جو بیان دیا تھا اس بیان کا اصل مقصد لوگوں کو ''مذہب'' کی طرف واپس لانا تھا۔ متنازعہ لیکچر سے پہلے پوپ جرمنی میں لوگوں سے یہی اپیلیں کرتے رہے کہ وہ مذہب کی طرف واپس آ جائیں اسی میں ان کی ''نجات'' ہے۔ یورپ میں عیسائی یا تو مسلمان ہو رہے ہیں یا ملحد بن رہے ہیں اور یہی آج کے دور کی عیسائیت کا سب سے بڑا المیہ ہے۔



کیمبرج یونیورسٹی پریس برطانیہ کی طرف سے 2005ء میں شائع کی گئی فل زوکرمین کی تحقیق the Cambridge Companion to Atheism جسے مائیکل مارٹن نے ایڈیٹ کیا، کے باب Atheism: Contemporary Rates and Pattern میں دنیا بھر میں ملحدین کی آبادی کا جائزہ پیش کیا ہے، جس کے مطابق سویڈن میں 46 فیصد تا 85 فیصد لوگ ملحد ہیں ویتنام میں 81 فیصد جبکہ امریکہ میں صرف 3 تا 9 فیصد لوگ خدا کے وجود کے منکر ہیں۔ مسلم ممالک میں سے صرف قازقستان اور کرغیزستان اس فہرست میں شامل ہیں جہاں بالترتیب 12 فیصد اور 7 فیصد ملحد آباد ہیں۔ اس فہرست میں سب سے زیادہ تعداد یورپی ممالک کی ہے۔ (فہرست مضمون کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں)

یورپ میں سائنس نے انگڑائی لینی شروع کی تو کلیسا نے مزاحمت شروع کر دی بائبل جدید سائنسی سوالات کا جواب نہ دے سکی، پادریوں اور پوپوں نے بجائے اس کے کہ اپنی اصلاح کرتے سائنسدانوں پر ''کفر'' کے فتوے لگانا شروع کر دیئے بنیاد پرستی اور شدت پسندی کی اصطلاحیں بھی اس دور کی ہیں، جدید سائنسی تحقیقات کے مقابلے میں جو لوگ بنیادی عیسائی نظریات سے جڑے رہے انہیں بنیاد پرست قرار دیا گیا جبکہ سائنسی تحقیقات کو تسلیم کرنے والے جدت پسند قرار پائے۔ آج ان اصلاحوں کو زبردستی مسلمانوں پر تھوپا جا رہا ہے جدت پسند، شدت پسند اور مذہب پسند جیسی اصلاحات کی طرح مسلمانوں کے لئے ایک عجیب و غریب اصلاح گھڑی گئی ہے اور وہ ہے ''اسلام پسند مسلمان'' پاکستانی اخبارات بھی اس اوٹ پٹانگ اصطلاح کو استعمال کرتے ہیں حالانکہ کوئی شخص اسلام پسند ہوئے بغیر مسلمان ہو ہی نہیں سکتا، جسے اسلام پسند نہیں وہ کیسے مسلمان ہو گا بہر حال یہ تو ایک جملہ معترضہ آ گیا تھا، بات سائنس عیسائیت اور الحاد کی ہو رہی تھی۔ اہل کلیسا نے کئی سائنسدانوں کو محض اس لئے پھانسی پر چڑھا دیا کہ ان کی ایجادات اور سائنسی نظریات عیسائیت سے ٹکراتے تھے مشہور زمانہ سائنسدان گلیلیو بھی اسی ظلم کی بھینٹ چڑھا۔ بائبل زمین کی جو ساخت بتاتی ہے اس کو مانا جائے تو یہ زمین ایک دھاتی سکے کی طرح ہے یعنی گول اور چپٹی۔ بائبل جب نازل ہوئی تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی لیکن پھر اس میں اتنی ترمیم کر دی گئیں کہ آج اس کی اصل شکل کا کسی کو پتہ نہیں پھر یہ قرآن کریم کے آنے کے بعد منسوخ بھی ہو چکی ہے

اس کے باوجود یورپ کا کلیسا اس سے چمٹا رہا جس کے نتیجے میں لوگ مذہب سے باغی ہو گئے۔ چرچ کی بہت بڑی طاقت کو بالآخر محدود کر دیا گیا اور چرچ اور ریاست کی علیحدگی کے باقاعدہ قوانین بن گئے۔ مغرب میں عیسائیت کو سرکاری مذہب کی حیثیت تو حاصل رہی لیکن اس کی غیر منطقی تعلیمات نے لوگوں کو مذہب سے اس قدر برگشتہ کر دیا کہ وہ خدا کے تصور سے بھی دور بھاگنے لگے۔ لوگوں کو خدا سے دور کرنے میں عیسائیت کے تصور خدا نے بھی کردار ادا کیا۔ لوگوں نے سوال اٹھائے کہ وہ خدا کیسا ہے کہ چرچ میں تھوڑی سی عبادت کرنے اور پادری کو چند روپے دینے کے عوض ظلم و عدوان پر مبنی گناہوں کو بھی معاف کر دیتا ہے۔ لوگ عیسائیت سے برگشتہ ہوئے تو انہیں سچ بتانے والا کوئی نہ تھا۔ اسلام کی حقانیت کو لوگوں تک

پین کلر دوائیں نقصان دہ، متبادل کیا ہے

جدید میڈیسن میں جسمانی دردوں کو کم کرنے کے لیے بعض دواؤں کو محفوظ مان کر استعمال کروایا جاتا ہے۔ ایسی درد کم کرنے والی دواؤں کو مجموعی طور پر سوزش کم کرنے والی غیر اسٹیرائیڈس دوائیں کہا جاتا ہے۔ انگریزی میں Non-steroidal anti-inflammatory drugs اور مختصراً NSAIDs کہتے ہیں۔ یعنی یہ ایسے کیمیائی مرکبات سے بنی ہوتی ہیں جن میں اسٹیرائیڈ مرکبات استعمال نہیں کیے گئے ہیں۔ (واضح رہے کہ اسٹیرائیڈ ایسے کیمیائی مرکبات ہوتے ہیں جو انسانی جسم پر بہت منفی اثرات مرتب کرتے ہیں اور اگر ان کو کبھی استعمال کرنا ناگزیر ہو گیا ہو تو بہت ہی کم کیسوں میں اور کم عرصے کے لیے استعمال کروایا جاتا ہے)۔ اسٹرائیڈز سے عاری دوائیں بھی اب معلوم ہو رہا ہے کہ انسانی جسم پر خاصے منفی اثرات ڈالتی ہیں چونکہ اسٹیرائیڈز کے مقابلے میں یہ کم نقصان دہ ہوتی ہیں لہٰذا ان کو ترجیحی طور پر استعمال کروایا جاتا ہے لیکن ان غیر اسٹرائیڈز دواؤں کے بھی نقصانات کا عصر حاضر میں مختلف ممالک کی تجربہ گاہوں میں جائزہ لیا جاتا رہا ہے جن سے واضح ہوا ہے کہ یہ بھی اعضائے رئیسہ پر منفی اثرات ڈالتی ہیں۔

ایسی ہی غیر اسٹیرائیڈی دواؤں میں ایک آئبو پروفین ہے جسے ڈاکٹر لوگ آئے دن اپنے مریضوں کو استعمال کرواتے رہتے ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ امریکہ کے اس ادارے نے جو غذاؤں اور دواؤں کے مفید ہونے یا نقصان دہ ہونے کے بارے میں لگاتار تحقیقات کرتا رہتا ہے اور ساری دنیا کو اپنے نتائج سے آگاہ کرتا رہتا ہے، 2005ء ہی میں یہ وارننگ دی تھی کہ مانع سوزش غیر اسٹیرائیڈی دوائیں اتنی محفوظ نہیں ہوتیں جتنی کہ سمجھی جاتی ہیں لہٰذا ان کا استعمال جہاں تک ممکن ہو نہیں کیا جانا چاہیے۔ اس ادارے کو جسے یو ایس فوڈ اینڈ ڈرگس ایڈمنسٹریشن مختصراً (FDA) کہا جاتا ہے نے یہ واضح کیا تھا کہ آئبو پروفین جیسی محفوظ مانی جانے والی دوا بھی استعمال کرنے والوں میں دل کے دورے یا فالج کے خطرے کو بڑھاتی ہے۔

حال ہی میں امریکہ کے FDA ادارے نے پھر سے وارننگ جاری کی ہے کہ مذکورہ غیر اسٹیرائیڈی درد کم کرنے والی دواؤں کے استعمال سے شدید قسم کے ذیلی اثرات پڑ سکتے ہیں جیسے دل کی رگوں کا خراب ہونا اور آنتوں سے خون کا نکلنا وغیرہ جیسی تکلیف دہ اور جان کو جوکھم میں ڈالنے والی شکایات لاحق ہو سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر آئبو پروفین جیسی دوا کے مسلسل استعمال کرنے کے ضمن میں ابتدائی چند ہفتوں میں ایسے ذیلی اثرات پڑ سکتے ہیں اور جیسے جیسے یہ طویل عرصہ کے لیے استعمال کی جائے گی خطرہ بڑھتا جائے گا اور یہاں تک کہ جان جانے کے خدشے بھی بڑھ جائیں گے۔

مذکورہ بالا صورتحال میں پھر درد کو کم کرنے کے لیے کیا کیا جائے، یہ ایک بڑا سوال ہے۔ اس ضمن میں صحت کے بعض ماہرین نے مشورہ دیا ہے کہ اس سوال کا جواب ان قدرتی غذائی اشیا اور جڑی بوٹیوں میں ڈھونڈنا چاہیے جو انسانی صحت اور جان کو خطرے میں ڈالے بغیر درد کو کم کرنے کا کام کر سکتی ہیں۔

ذیل میں چند ایسی اشیا کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

ہلدی: صدیوں سے ہندوستانی سماج میں لوگ



محمد یوسف مڑکی

ہلدی کو مختلف عوارض اور تکالیف میں استعمال کرتے آئے ہیں۔ اسے مختلف طریقوں سے کام میں لایا جاتا ہے۔ ہلدی میں ایک کیمیائی مرکب پایا جاتا ہے جو جسم میں اس کیمیائی مادے کی اثرانگیزی کو کم کرتا ہے جو درد پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے۔ ہلدی میں موجود اس مرکب کو کرکومن کہا جاتا ہے۔ اس پر کی گئی تحقیقات سے واضح ہوا ہے کہ یہ نہ صرف درد کو کم کرتا ہے بلکہ سوزش، جلن وغیرہ کو بھی کم کرنے کی خصوصیات رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کا باقاعدہ استعمال جسمانی رگ و پٹھوں کو بھی فعال بنانے کا کام کرتا ہے۔ ہلدی کے استعمال کا طریقہ بھی بہت آسان ہے اور یہ سستا بھی ہے۔ ایک گلاس نیم گرم دودھ میں آدھا چائے کا چمچہ بھرا ٹلی ہلدی کا سفوف ڈال کر اچھی طرح ملا لیں اور اسے پی لیا کریں۔ ایسا دن میں دو بار یعنی صبح اور شام کریں۔ اس سے درد سے فوری راحت مل سکتی ہے۔

زیتون کا تیل: یہ تیل جسم کے مختلف قسم کے دردوں میں بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ تھوڑا زیتون کا تیل لے کر اسے ہلکا سا گرم کر لیں اور پھر دکھتے رگ، پٹھوں یا جوڑوں پر ہلکا سا مساج کریں۔ درد سے راحت پانے کا یہ ایک موثر طریقہ ہے۔

یاد رہے کہ جن لوگوں کو آرتھرائٹس کی شکایت لاحق ہے وہ ایسی غذائیں کھائیں جن میں کیلشیم، آئرن اور وٹامن سی وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔

اسی طرح آرتھرائٹس کے درد کے لیے ایک عمدہ نسخہ ہے کہ رات سونے سے پہلے درد کرنے والے حصے پر ہلکا سا گرم کیا ہوا سرکہ لگا کر مل دیں۔

پاؤ لیٹر سرسوں کے تیل میں 10 گرام کافور ملا کر ایک بوتل میں ڈال کر ڈھکن مضبوطی سے بند کر کے روزانہ دھوپ میں رکھ دیا کریں۔ ایسا اس وقت تک رکھا کریں جب تک کہ کافور تیل میں حل نہ ہو جائے۔ اس کے بعد اس تیل کو درد کرنے والے جوڑوں پر روزانہ دو بار لگا کر مل دیں۔

ریہوماٹائیڈ آرتھرائٹس کے درد سے راحت پانے کے لیے روزانہ چند گرام ادرک کھایا کریں۔ اگر تازہ ادرک نہ ملے تو سونٹھ کا تھوڑا سا سفوف کھا کر اوپر سے پانی پی لیا کریں۔

لہسن: کمر وغیرہ کے درد کو کم کرنے کے لیے ایک عمدہ نسخہ یہ ہے کہ روزانہ 2 تا 3 لہسن کی پوتھیاں چھیل کر کھانے کے ساتھ کھا لیا کریں اور ساتھ میں لہسن کا تیل متاثرہ جگہ پر لگایا کریں۔

لہسن کا تیل تیار کرنے کا طریقہ: تقریباً 60 گرام تیل لے کر اس میں دس عدد لہسن کی تریاں چھیل کر ڈال دیں اور اس تیل کو ہلکی آنچ پر اچھی طرح گرم کریں جب یہ تیل خوب گرم ہو جائے تو اسے اتار کر ٹھنڈا کر کے بوتل میں محفوظ کر لیں۔ اس تیل سے روزانہ متاثرہ حصہ پر ہلکے ہاتھوں مساج کیا کریں۔ (تیل ان میں سے کوئی بھی لے سکتے ہیں: سرسوں کا تیل، تل کا تیل یا کھوپرے کا تیل)۔

تلسی: اسی طرح تلسی کے پتے بھی درد کم کرنے میں بہت مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ایک کپ پانی میں دس عدد تلسی کے پتے ڈال کر اسے اس وقت تک ہلکی آنچ پر ابالیں جب تک یہ آدھا کپ نہ ہو جائے۔ اس کے بعد اسے ٹھنڈا ہونے دیں اور اس میں تھوڑا کھانے کا نمک ملا کر روزانہ ایک بار پی لیا کریں۔ اس سے خصوصی طور پر کمر اور پیٹھ کا درد کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔



مقبوضہ کشمیر کا دورنگا دنیا کا منفرد ترین سیب